بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دُنیا مین ایک نذیر آیا ۔ پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا ۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترک من دلائلہ

بدر

غیر معمولی پرچہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۲ | مورخہ ۸ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ مطابق بدھ ۱۰ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۴

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر دہلی

۵

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم حضرت شیخ نظام الدین ولی اللہ کے مزار اور ان کے قریب بعض دیگر مزارون کے کتبون کو نقل کرتے ہین ۔ حضرت شیخ نظام الدین صاحب نے ۷۲۵ھ مین وفات پائی ۔ آپ کے مزار کے پاس جو مسجد ہے ۔ اس کی ایک دیوار پر آپ کی تاریخ وفات حسب ذیل کندہ ہے ۔

نظام دو گیتی شہ ماو طین | سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم زغیب | ندا داد ہاتف شہنشاہ دین

امیر خسرو کے مزار پر نور الدین جہانگیر کے عہد سلطنت مین طاہر محمد عماد الدین نے مفصلہ ذیل اشعار کندہ کرائے

اے خسرو بے نظیر عالم | با روضۂ تو مرا نیاز است

تعمیر نمود طاہر آن را | فیض ازلی ہمیشہ باز است
تاریخ بنائش عقل گفتا | با روضہ بگو کہ جائی راز است

اسی چار دیواری کے اندر جہان آرا بیگم کا مزار ہے ۔ جس پر یہ شعر لکھا ہے ۔ جو خود بیگم کی تصنیف تھا ۔

ھو الحی القیوم

بغیر سبزہ نہ پوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین بس است

حضرت شیخ نظام الدین صاحب کی قبر کے سرہانے ایک قلمی قرآن شریف پڑا ہے ۔ جو اورنگ زیب بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے ۔ نیز اس روضہ کی دیوار پر عزیز الدین شاہ عالمگیر ثانی کے تصنیف کردہ اشعار ذیل مین درج ہین ۔

جو ہوئے خادم نظام الدین کا دل سے اے غریب
اس کے تئین ہوتا ہے تاج خسروی جگ مین نصیب
خادمی کی تھی عزیز الدین نے باصدق و یقین
تاج شاہی ہند کا مجکو دیا ہے عنقریب
مرض دل اوگار میرے کا وہ صحت بخش ہے
بے غذا و بے دعا و بے دوا و بے طبیب

بس پریشان حال ہے اب خلق پر محبوب حق
فضل کر تقصیر وارون پر ہو تم حق کے حبیب

تازہ اخبار دہلی

مرسلہ ایڈیٹر مورخہ ۷ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء ۔ مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنے اشتہار میں حضرت مرزا صاحب کو چیلنج کیا ہے ۔ کہ آپ میرے ساتھ مباحثہ کرین ۔ اس کے جواب مین دو اشتہار شایع کئے گئے ہین ۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی طرف سے اور دوسرا جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے ۔ ہر دو اشتہارات ذیل مین درج کئے جاتے ہین ۔ جمعہ کی شام کو حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ اپنے ہی مکان پر ہوگا ۔ لیکن اس کے واسطے کوئی اشتہار سر دست نہین دیا گیا ۔ لوگ خود ہی آکر سن لین گے ۔ آج عاجز راقم یہان کے روزانہ اخبار کے ایڈیٹر اور پروپرائیٹر سے ملاقات کرنے گیا ۔ راستہ مین مشن کالج کے پرنسپل پادری صاحب سے بھی ملاقات ہوئی ۔ کیفیت پھر درج اخبار ہوگی ۔ تاریخ روانگی ہفتہ قرار پائی ہے ۔ مگر روانگی کا وہی حال ہے ۔ جو قادیان سے روانگی کا تھا اور ہنوز کوئی پختہ امر فیصلہ نہین پا سکا ۔

ناظرین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ہر دو اشتہارات مذکورہ اگلے صفحے پر درج کئے جاتے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

کرزن گزٹ کے ایڈیٹر حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اپنے مقابلہ میں مباحثہ کے واسطے چیلنج کیا ہے حیرت صاحب کو اگر حق طلبی کی خواہش اور اپنی حیرانی سے نجات پانے کی آمادہ ہوتی۔ تو انکیو اسطے برادر عبد العزیز کی کتاب کا پڑھنا اور ایک ہزار روپیہ انعامی پیچ [illegible] کے معاملہ میں فیصلہ کر دیتا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ کو بجز حصول شہرت کچھ مطلوب نہیں۔ اور یہ حیرت دم واپسین تک آپ کے شامل حال رہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کو سمجھانے کیواسطے تو ہم خادمان مسیح موعود ہمیشہ یہاں موجود ہی ہیں۔ لیکن اگر حضرت مسیح اور آپکے خدام کی تالیف آوری سے ہی فایدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپکے ہم عصر اور ہم پیشہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم نے آپکو چیلنج دیا ہے۔ وہ منظور کر لیجئے۔ اور دوسرے صاحب ایڈیٹر اخبار بدر مفتی محمد صادق جو علاوہ عربی کے عبرانی زبان کے بھی فاضل ہیں۔ اور زبان انگریزی کے بھی ماہر ہیں۔ آپکے ساتھ ایک عام جلسہ میں جس کا انتظام آپکے سپرد ہوگا۔ تحریری مباحثہ کے واسطے تیار ہیں۔ لیکن ایک ضروری شرط یہ بھی ہے۔ کہ دہلی کے مشہور مولوی صاحبان یعنے مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی [illegible] صاحب مولوی تلطف حسین صاحب قاضی محمد یعقوب صاحب آپکے ساختہ پرداختہ کو بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے منظور فرماویں۔ کیونکہ ہم تو پبلک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپکی ذات سے تو چنداں امید نہیں۔ شاید کوئی اور ہی سمجھ جائے۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔ کہ وہ بات آپکے حق میں نہ ہو۔ جو آپنے اگلے دن چند معزز اصحاب کی حاضری میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے حال کے مباحثہ مابین مولوی عبد المجید صاحب اور اندھے عیسائی کا ذکر اخبار میں اس واسطے نہیں کیا کہ اس میں مولوی کو شکست ہوئی۔ اور اسلام کو ذلت ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی عبد المجید کا نام ہمنے اوپر کے مولویوں میں نہیں لکھا۔ اور اگرچہ آپنے بقول آپکے سوائے دو تین کتابوں کے حضرت مسیح موعود کی پچاس ساٹھ کتابوں میں سے کوئی نہیں دیکھی۔ اور آپکے حق میں وہی آیۃ صادق آتی ہے۔ جو کتاب حیرت کی حیرانی کے سر پر لکھی گئی ہے۔ یعنے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم تاویلہ ۔ تاہم امید ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے سننے والے اس جلسے سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کا جواب کل شام تک مرحمت ہونا چاہیئے ورنہ آپکی طرف سے سکوت سمجھا جائیگا۔

المشتہران

بابو محمد اسماعیل عاجز قاسم علی و دیگر احمدی جماعت

شہر دہلی - ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرزا حیرت کو چیلنج

مرزا حیرت - (جو اپنی شہرت اور نمود کے بڑے دلدادہ اور شیدا معلوم ہوتے ہیں) نے یکم نومبر ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ میں اعلیٰ حضرت جناب حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مناظرہ کی دعوت کی ہے دہلی والوں کو غالباً معلوم نہ ہوگا۔ کہ یہ دعوت مرزا حیرت نے اس علم کے بعد کی ہے۔ جو اسے حضرت حجۃ اللہ کی روانگی کا [illegible] اشتہار کر [illegible] سے ہو چکا تھا۔ کہ آپ بہت جلد دہلی سے روانہ ہونگے۔ اور یہ بھی ان پر ظاہر ہو چکا تھا۔ کہ مناظرات کا سلسلہ عرصہ سے آپ بند کر چکے ہیں ایسی صورت اور حالت میں مرزا حیرت ایسے ناموران انسان کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنی شہرت کے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ تاہم میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کا حوصلہ ان کے دل میں رہ جاوے۔ مرزا حیرت کو اگر تحقیق حق اور اعلائے حق ہی منظور ہے۔ تو امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مختصر سی درخواست کو منظور کر لینگے۔ لیکن اگر انہوں نے اعتراض کیا اور حیل سے ٹلانا چاہا۔ تو دہلی کی پبلک پر جو پہلے سے آپکے کمالات سے پوری باخبر ہے۔ بخوبی کھل جائیگا۔ کہ آپ کی غرض کیا تھی۔

مرزا حیرت صاحب سے میں مناظرہ کرنے کو بحمد للہ تیار ہوں۔ اور اخبار نویس ہونے کی حیثیت سے مجھے حق ہے کہ ان کی درخواست کا میں ہی جواب دوں۔ لیکن مناظرہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہونگے۔

اول۔ ہر قسم کے انتظام کا خود انہوں نے ذمہ اٹھایا ہے اس لئے امن عامہ کا انتظام خود مرزا حیرت کو کرنا ہوگا اور باضابطہ سرکار سے اجازت بھی حاصل کرنی چاہیئے

دوم۔ مناظرہ حیات اور وفات مسیح علیہ السلام میں ہوگا۔ بعدہٗ مرزا صاحب کی دعویٰ مسیحیت پر گفتگو ہوگی۔

سوم۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مرزا حیرت کے سابقہ اعتراضات مندرجہ کرزن گزٹ کو پڑھ کر حیرت کی حیرانی جو اس کا جواب ہے۔ پیش کیا جاوے گا۔ اور پبلک سے فیصلہ لیا جاوے گا۔ کہ آیا حیرت صاحب کے سابقہ اعتراضات کا جواب ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

چہارم۔ جس کو چاہیں۔ بہ شمولیت مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حکم کر لیں۔

پنجم۔ اگر منصفوں میں اختلاف ہو۔ تو مقصود تین مولوی محمد بشیر صاحب اور دوسرے منصف ان الفاظ میں قسم کھا کر فیصلہ دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید سے مسیح علیہ السلام کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کا تھا۔ وفات مسیح کے دلائل اور اثبات مسیحیت کے براہین سنکر بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ یہی سچ ہے۔ کہ مسیح جسم عنصری سے زندہ آسمان پر گیا ہے۔ اور اگر ہم اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی ہم پر لعنت ہو۔

پس اس قسم کے بعد جو اسی جلسہ میں ان کو کھانی ہوگی۔ آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے گا۔ اور آیندہ اس وقت تک اس امر کے متعلق کوئی تحریری بحث نہ ہوگی۔

ششم۔ حضرت حجۃ اللہ کے صدق اور کذب کی کسی لمبی بحث کی حاجت نہ ہوگی۔ میں مختصر طور آپ کی سچائی کے دلائل منہاج نبوت پر بیان کرونگا۔ ان دلائل کو سنکر مرزا حیرت صرف کھڑے ہوکر اسی قدر بیان کر دیں۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ ان دلائل اور وجوہ کو سن لینے کے بعد بھی میں یقین کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود کے دعوے میں سچے نہیں۔ اور وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ اور اگر میں اے خدا تیری قسم کھا کر بھی یہ جھوٹ کہتا ہوں تو پھر مرزا غلام احمد اور مجھ مرزا حیرت میں سے جو تیری نظر میں صادق ہے۔ اس کو عزت دے۔ اور اس کی زندگی میں کاذب کو اس جہان سے اٹھالے۔ اس پر مجمع آمین کہے گا۔ اور فیصلہ آسمانی کا انتظار کیا جاوے گا۔ اس قسم میں مرزا حیرت مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔

اب اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے اور خدائی فیصلہ ہے۔ اگر مرزا حیرت صاحب کو حق طلبی مد نظر ہے۔ تو بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لینگے۔ اور بذریعہ اپنی تحریر خاص مجھے اطلاع دیں۔ اور اسے چھاپ کر شائع کر دیں۔ میں حضرت مرزا صاحب کی روانگی کے بعد یہاں ٹھہر جاونگا۔ اور ان سے فیصلہ کر لونگا۔ لیکن اگر مرزا حیرت نے میری اس دعوت کو منظور نہ کیا۔ تو اے آسمان گواہ رہ اور اے زمین سن رکھ۔ کہ اس شہر دہلی میں حجت پوری کر دی گئی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ (ما اسکبری والبی)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان نزیل دہلی ۲ - نومبر ۱۹۰۵ء

نوٹ - مرزا حیرت کی دانشمندی اور حق پژوہی کی پبلک کو ضرور داد دینی چاہیئے۔ کہ کرزن گزٹ میں دعوۃ مناظرہ کو چھاپ دی۔ لیکن وہ پرچہ اب تک حضرت اقدس یا آپ کے کسی خادم کے پاس بھی نہیں بھیجا۔ نوٹ + جمعہ کی شام تک جواب

تازہ اخبار از دہلی یکم نومبر ۱۹۰۵ء - جو مولوی صاحبان حضرت سے دلائل وفات مسیح پر کاغذ لے گئے تھے۔ وہ پھر واپس نہیں آئے۔ اور آتے تو کیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور ان کی وفات ہر طرح سے ثابت ہو چکی ہے۔ دانا لوگ سمجھ گئے ہیں۔ کہ اب مرے مردوں کو اکھیڑنا اچھا نہیں۔ اور سچ یہی ہے۔ کہ حضرت عیسٰی فوت ہو گئے۔ اور مذہب عیسوی غلط ہے اور جھوٹا ہے اور اب وقت ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو۔

کل ہم قطب مینار پر چڑھے۔ اور حضرت قطب بختیار کاکی صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ قطب مینار دنیا میں سب سے اونچا مینار بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے اوپر بیٹھ کر میں نے دعا کی۔ احباب کے لئے حاضر اور غائب کے لئے۔ نصرۃ دین کے لئے۔ کیونکہ میں نے سوچا۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں بھی قبولیت کے اوقات اور لہریں ہوتی ہیں ممکن ہے۔ کسی فضل کی لہر میں لپیٹے جائیں۔ واللہ ہو السمیع العلیم۔ قطب کے مزار پر لوگ جو مجاور کہلاتے ہیں۔ وہ نہایت ہی روئیانہ طور پر زائرین کے گرد ہو کر سوال کرتے ہیں۔ اور آپس میں بہت بے طرح جھگڑتے ہیں۔ میں نے ان کو نصیحت کی اور کہا۔ کہ جو طریق تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ خیال کرو۔ کہ اگر یہی طریق اس شیخ کا ہوتا جس کی قبر پر تم بیٹھے ہو۔ اور جس کے طفیل تم کو روٹی ملتی ہے اگر ایسا ہی وہ ہوتا۔ تو آج ایک شخص بھی یہاں نہ دیکھا جاتا مگر ان لوگوں کو ایسے نصائح کیا کام دے سکتے ہیں۔ ان کی حالت نہایت ہی ایک عبرت کا نمونہ ہے۔ انسان کو نیکی ہی کام آ سکتی ہے۔

کل حضرت صاحب کی طبیعت کچھ علیل تھی۔ اس واسطے کل آپ قطب کے مزار پر نہ جا سکے۔ اور آج تشریف لے گئے حضرۃ بختیار کاکی کے مزار مبارک پر آپ نے دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت نے راستہ میں فرمایا۔ کہ بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں۔ اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے۔ اس واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ سے دعا کی۔ اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور دیگر بہت دعائیں کیں۔ لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے۔ جو جلد ختم ہو گئے۔ اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں۔ یہی خیال تھا۔ کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔

دست تو دعائے تو ترحم ز خدا

یہ الہام آج یکم نومبر ۱۹۰۵ء کو سہ پہر کے وقت قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستہ میں ہوا۔ اور میں نے آج ہی بذریعہ تار قادیان بھیج دیا ہے۔ تاکہ جلد اخبار بدر میں چھپ کر شائع ہو جائے۔ اس الہام کے بذریعہ تار قادیان بھیجنے میں ایک یہ نیت بھی ہے۔ کہ جہاں یہ تاریں دنیاداروں کے کاروبار میں صرف ہوتی ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ کی وحی کے واسطے بھی اس سے کام لیا جاوے تا ڈاک اور چھاپہ خانہ کی طرح تار بھی اس سلسلہ حقہ کے تائیدی نشانات کے گواہوں میں سے ہو۔

یہاں سے روانگی کی تاریخ پہلے جمعہ کی شام مقرر ہوئی تھی۔ مگر چونکہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ایک وعظ بھی ہو جائے۔ اس واسطے قرار پایا ہے۔ کہ ہفتہ کی شام کو یہاں سے روانگی ہو۔ مگر ہنوز کوئی بات پختہ نہیں ہے۔

۳ - نومبر ۱۹۰۵ء - بروز جمعہ - آج حضرت مولوی نور الدین صاحب کا وعظ بعد از نماز جمعہ ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا کہ کس طرح باوجود اختلافات کے جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وحدت بھی پائی جاتی ہے۔ اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا تھا۔ کہ انسان کے راہ حق سے محروم رہنے کے کیا کیا اسباب ہیں۔ اور وفات مسیح کے کیا کیا دلائل ہیں۔ افسوس ہے کہ وعظ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مولوی لوگوں نے شور مچایا۔ اور اہل دہلی نے ایک نعرہ غوغے کا اٹھایا۔ کہ چلو چلو۔ اور بہت بدتہذیبی کے ساتھ ایک دوسرے کو دھکے دینے شروع کئے۔ حضرۃ اٹھے۔ اور نہایت نرمی سے سب کو سمجھایا کہ تم ہماری بات سنو۔ پھر اکثر ٹھہر گئے اور پنجابی اپنے سوالات کرتے رہے اور حضرت جواب دیتے رہے۔ آج وہ مولوی بھی آیا۔ جو حضرت کے سوالات اور دلائل متعلق وفاۃ مسیح لکھا کر لے گیا تھا۔ بہت سی کتابیں اور چند اور مولوی ساتھ لایا۔ لیکن جب کہا گیا۔ کہ جس طرح تم ہم سے تحریر لے گئے تھے۔ اسی طرح تحریر دو۔ اس بات سے بہت جھگڑا یا اور کہا کہ میں لکھ کر نہیں دیتا۔ صرف زبانی سنا دوں گا اس طرف سے تحریر کے واسطے کہا گیا۔ مگر نہ مانا۔ اور آخر کتابیں اٹھا کر چلے گئے۔ لیکن ایک بات قابل بیان ان کے متعلق یہ ہے۔ کہ حضرت نے متوفیک کے معنے بخاری شریف سے ممیتک کے ثابت کئے تھے۔ وہ اور کتابیں لغت اور تفسیر کی تو لائے۔ مگر بخاری ہرگز ساتھ نہ لائے اور کہا کہ بخاری ہمارے پاس نہیں ہے

دہلی میں ایک مشہور انگریزی اخبار روزانہ نکلتا ہے جس کا نام مارننگ پوسٹ (Morning Post) ہے اس اخبار کے پروپرائیٹر - منیجر - ایڈیٹر سب انگریز ہیں اور اکیس سال سے یہ اخبار دہلی میں جاری ہے۔ کل ایڈیٹر اور پروپرائیٹر کے ساتھ میری ملاقات ہوئی تھی۔ آج یہ پروپرائیٹر صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے ہمارے مکان پر تشریف لائے اور قریب ایک گھنٹہ تک چند امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ یہ گفتگو پھر چھاپی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ چونکہ صاحب بہادر اردو نہیں جانتے۔ اس واسطے عاجز راقم درمیان ترجمہ کر کے حضرت کا ارشاد صاحب بہادر کو سنا دیتا تھا۔ اور صاحب بہادر کا سوال حضرت کی خدمت میں عرض کرتا تھا۔ آج شام کو فیصلہ ہوا۔ کہ کل شام کو یعنی ہفتہ کے دن ساڑھے آٹھ بجے شام کے یہاں سے روانگی ہو۔ اتوار اور شاید پیر کا دن لودیانہ میں قیام ہوگا۔ غالباً پٹیالہ نہیں جائیں گے۔ اور لودیانہ سے سیدھے قادیان تشریف لے جائیں گے +

مقصد امام ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء نہیں۔ کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ یہ بات تو ان مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آ گئی ہے۔ ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ اصل مقصد اللہ تعالےٰ کا تو یہ ہے۔ کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ کے بن جاوے۔ وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان آ گیا ہے۔ مولوی لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑا لی۔ ان لوگوں کو مناسب نہ تھا۔ کہ اس معاملہ میں دلیری کرتے۔ قول خدا۔ رویت نبی۔ اور اجماع صحابہ یہ تین باتیں ان کے واسطے کافی تھیں۔ ہمیں تو افسوس آتا ہے۔ کہ اس کا ذکر ہمیں خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہمارا اصلی امر ابھی دیگر ہے۔ یہ تو صرف خس و خاشاک کو درمیان میں سے اٹھایا گیا ہے۔ سوچو کہ جو شخص دنیا داری میں غرق ہے۔ اور دین کی پروا نہیں رکھتا۔ اگر تم لوگ بیعت کرنے کے بعد ویسے ہی رہو۔ تو پھر تم میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بعض لوگ ایسے کچے اور کمزور ہوتے ہیں۔ کہ ان کی بیعت کی غرض بھی دنیا ہی ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد ان کی دنیا داری کے معاملات میں ذرا سا فرق آ جاوے۔ تو پھر پیچھے قدم رکھتے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ جماعت اس بات کے واسطے نہیں۔ کہ دولت اور دنیا داری ترقی کرے۔ اور زندگی آرام سے گذرے۔ ایسے شخص سے تو خدا بیزار ہے۔ چاہیئے کہ صحابہ کی زندگی کو دیکھو۔ وہ زندگی سے پیار نہ کرتے تھے۔ ہر وقت مرنے کے لئے تیار تھے بیعت کے معنے ہیں۔ اپنی جان کو بیچ دینا جب انسان زندگی کو وقف کر چکا۔ تو پھر دنیا کے ذکر کو درمیان میں کیوں لاتا ہے +

ایسا آدمی تو صرف رسمی بیعت کرتا ہے۔ وہ تو کل بھی گیا۔ اور آج بھی گیا۔ یہان تو صرف ایسا شخص رہ سکتا ہے۔ جو ایمان کو درست کرنا چاہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔ وہ تو ایسے تھے۔ کہ بعض مر چکے تھے۔ اور بعض مرنے کے لئے طیار بیٹھے تھے۔ مین سچ سچ کہتا ہون۔ کہ اس کے سوائے بات نہین بن سکتی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ کنارہ پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہین۔ تاکہ ابتلاء دیکھ کر بھاگ جائین وہ فائدہ نہین حاصل کر سکتے۔ دنیا کے لوگون کی عادت ہے کہ کوئی ذرا سی تکلیف ہو۔ تو لمبی چوڑی دعائین مانگنے لگتے ہین۔ اور آرام کے وقت خدا کو بھول جاتے ہین۔ کیا لوگ چاہتے ہین۔ کہ امتحان مین سے گذرنے کے سوائے ہی خدا خوش ہو جائے۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر سچا مومن وہ ہے۔ جو دنیا کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر دے۔ خدا ایسے لوگون کو ضائع نہین کرتا۔ ابتداء مین مومن کے واسطے دنیا جہنم کا نمونہ ہو جاتا ہے۔ طرح طرح کے مصائب پیش آتے ہین اور ڈراونی صورتین ظاہر ہوتی ہین۔ تب وہ صبر کرتے ہین اور خدا ان کی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنت ہوتے ہین۔ خدا کی رضاء کے ساتھ جو متفق ہو جاتا ہے۔ خدا اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب مرادین پوری کی جاتی ہین۔ مگر یہ بات ایمان کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کے اپنے دل مین ہزار گند ہوتا ہے۔ پھر خدا پر شاک لاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ مومنون کا حصہ مجھے بھی ملے۔ جب تک انسان پہلی زندگی کو ذبح نہ کر دے۔ اور محسوس نہ کرے۔ کہ نفس امارہ کی خواہش مر گئی ہے۔ اور خدا کی عظمت دل مین بیٹھ نہ جائے تب تک مومن نہین ہوتا۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے۔ تو مومنون کے واسطے جو وعدے ہین۔ وہ کیونکر پورے ہون گے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو۔ تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہین کر سکتا۔ ان المنفقین فی الدرک الاسفل۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت بنائے گا۔ جو ہر حیثیت مین سب پر فوقیت رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کا فضل کریگا مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ ہان کمزوری مین اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے۔ جو شخص کمزور ہے۔ اور ہاتھ اٹھاتا ہے۔ کہ کوئی اس کو پکڑے۔ اور اٹھائے۔ اس کو اٹھایا جائے گا۔ مگر مومن کو چاہیئے۔ کہ اپنی حالت پر فارغ نہ بیٹھے۔ اس سے خدا راضی نہین ہے۔ ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے راضی کرنے کے جو سامان ہین۔ وہ سب مہیا کئے جائین۔

ریاکاری

ریاکار انسان بے فائدہ کام کرتا ہے۔ مومن کو تو خداوند تعالےٰ خود بخود شہرۃ دیتا ہے۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ مسجدون مین لمبی نمازین پڑہا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ اسے نیک کہین۔ لیکن جب وہ بازار سے گذرتا۔ تو لڑکے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے کہ یہ ایک ریاکار آدمی ہے۔ جو دکھلاوے کی نمازین پڑھتا ہے۔ ایک دن اس شخص کو خیال ہوا۔ کہ مین لوگون کا کیون خیال رکھتا ہون۔ اور بے فائدہ محنت اٹھاتا ہون۔ مجھے چاہیئے کہ اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤن۔ اور خالص خدا کی خاطر عبادت کرون۔ یہ بات سوچ کر اس نے سچی توبہ کی۔ اور اپنے اعمال کو خدا کے واسطے خاص کر دیا۔ اور دنیوی رنگ کی نمازین چھوڑ دین۔ اور علیحدگی مین بیٹھ کر دعائین کرنے لگا۔ اور اپنی عبادت کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ تب وہ جس کوچے سے گذرتا۔ لوگ اس کی طرف اشارہ کرتے۔ کہ یہ ایک نیک بخت آدمی ہے۔

خدا کی دوستی

سچا مومن وہ ہے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرے۔ خدا تعالیٰ خود ہی سارے بندوبست کر دیگا۔ لوگون کی تکلیف دہی کی پرواہ نہین رکھنی چاہیئے دنیا مین کوئی کسی کے ساتھ دوستی ہی کرتا ہے۔ تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہین۔ وہ کون دوست ہے۔ جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے۔ تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو۔ تو وہ بھی ہمارے گھر مین نقب زنی نہین کرتا۔ تو کیا خدا کی وفا چور کے برابر بھی نہین۔ خدا کی دوستی تو وہ ہے۔ کہ دنیا دارون مین اس کی کوئی نظیر ہی نہین۔ دنیا دارون کی دوستی مین تو غدر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو طیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا کے تعلقات پکے ہین۔ جو شخص خدا کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ خدا اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر مین برکت دیتا ہے اس کے کپڑون مین برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ مین برکت دیتا ہے۔ بخاری مین ہے۔ کہ نوافل کے ذریعے انسان خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے مین ہوتے ہین۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے۔ وہ سب نوافل مین داخل ہے۔ جب انسان نوافل مین ترقی کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مین اس کی آنکھ ہو جاتا ہون۔ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہون۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے طیار ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی بے نیاز ہو جاتے ہین۔ لوگون کی تکذیب کی کچھ پرواہ نہین رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پرواہ کرتے ہین۔ وہ خلق کو معبود بناتے ہین۔ خدا کے بندون مین ہمدردی بہت ہوتی ہے مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہین کرتے۔ آگے خدا کا فضل ہوتا ہے۔ کہ دنیا پکی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔

جماعت کو نصیحت

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے۔ بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہین کر سکتے اگر اندرونی تبدیلی نہین۔ تو تم مین اور تمہارے غیر مین پھر کچھ فرق نہین۔ اگر تم مین مکر فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے۔ تو تم دوسرون سے پہلے ہلاک کئے جاؤگے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے۔ اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہین۔ دیکھو۔ مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ مین ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہین۔ جو کچھ کرنا ہے۔ اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو پھر تاخیر نہین ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے۔ امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو نمازین دعائین مانگو۔ صدقہ خیرات سے۔ اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے۔ والذین جاھدوا فینا۔ مین شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا۔ دوائی کھاتا۔ مسہل لیتا۔ خون نکلواتا۔ ٹکور کرواتا۔ اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریون کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہین۔ بلکہ مجاہدہ کے جسقدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہین۔ وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلون مین جا کر دعائین کرو۔ سفر کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچون کو دیتے پھرتے تھے۔ کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ جب انسان تمام حیلون کو بجا لاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی لگ جاتا ہے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا +